جملہ حقوق محفوظ

منڈکوپنشد

کا

اردو ترجمہ

جسکو

منشی گردھاری لال ورما ساکن پنجوکھرہ

وارد حال انبالہ شہر نے

مطبع ست بھوشن شہر انبالہ میں باہتمام
پنڈت رشی کیش کے طبع کرایا

بار اول　　تعداد ۵۰۰　　قیمت ار

اوم

(۱) ابتدا آفرینش میں آفریدگار عالم نے برہما کو پیدا کیا۔ برہما جی برہم گیان یعنی علم معرفت کے مخزن تھے۔ علم معرفت تمام علوم میں برتر ہے۔ عارف کو اور علم کے جاننے کی کچھ ضرورت نہیں۔ برہما جی نے یہ ودیا اپنے فرزند اکبر موسوم با تھروا کو سکھلائی۔

(۲) اتھروا نے یہ علم معرفت اپنے شاگرد انگی کو سکھلایا۔ انگی نے بھار دواج گوتری ستیہ باہ نامی رشی کو اسی طرح سے پچھلے رشیوں نے پچھلے رشیوں کو یہ علم معرفت سکھلایا ہمیشہ سے یہی رواج ہوتا آیا ہے۔

(۳) بعض کہتے ہیں۔ شونک رشی کے پتر شونک نے جنکے بڑے بڑے مکان تھے اور گرہست آشرم کے تمام آسائشی اسباب سے مہیا تھا۔ ستیہ باہ کے شاگرد اپنے استاد انگرا رشی سے باقاعدہ شاستر یہ سوال کیا۔ اے استاد باجلال وہ کیا چیز ہے۔ کہ جس کے جاننے سے تمام اشیار کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔

(۴) انگرا رشی نے شونک سے فرمایا۔ اے شونک تم کو دو ودیاؤں سے واقفیت پیدا کرنی چاہیئے۔ ان ودیاؤں کے نام برہم گیانی رشیوں نے پرا اور اپرا رکھے ہیں۔ سنساری ودیا کو اپرا کہتے ہیں۔ اور یہ لوگ یعنی عاقبت کے علم کا نام پرا ہے۔

(۵) رگ وید یجر وید سام وید اتھرا وید بیاکرن نرکت جوتش سب علوم اپرا ودیا میں شامل ہیں۔ اور جس ودیا یا علم کے ذریعے سے پرماتما کو حاصل کرتے ہیں۔ اس کا نام پرا ودیا ہے۔

(۶) وہ پرماتما جس کو پرا ودیا سے حاصل کرتے ہیں۔ لازوال ہے۔ جو اس خمسہ سے دریافت نہیں ہوتا۔ ہاتھ پاؤں کی گرفت سے باہر ہے کسی خاندان میں پیدا نہیں ہوا۔ اس کا کوئی رنگ نہیں۔ اس کے آنکھ نہیں کان نہیں۔ کرم اندریوں یعنی حواس عمل سے مبرا ہے۔ قدیم ہے۔ ہر ایک چیز میں موجود ہے۔ اور اسی کے وجود سے تمام موجودات قایم ہیں۔ وہ نہایت ہی لطیف ہے کمی اور زیادتی کو اس کی ذات میں دخل

نہیں۔ تمام چیزیں جس کے پیدا ہونے کی وہ علت اولی ہے۔ عارف اس کا دھیان کر اس کو اپنے دل میں دیکھتے ہیں۔

(۷) جیسے مکڑی جالے کو تنتی ہے۔ اور کچھوے کی طرح پھر اپنے ہی وجود میں اس کو محو کر لیتی ہے۔ اور جیسے زمین سے غلّے وغیرہ اگتے ہیں۔ اور جیسے انسانی بدن سے جوانی کی حالت میں ڈاڑھی موچھوں کے بال پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے ہی۔ اس لازوال پرماتما کے حکم سے اپنی اپنی علت مادی سے سب چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔

(۸) جب پرماتما نے سرشٹی کے پیدا کرنے کی اچھا کی تو اوّل آکاش پیدا کیا آکاش سے پران۔ پران کے بعد من اور من سے پانچ لطیف عناصر ان کے بعد زمین وغیرہ کثیف عناصر پیدا کئے۔ اور پھر کرم یعنی افعال کو ظہور میں لایا۔ ان سب کے پیچھے کرموں کا پھل۔ وجود پذیر ہوا۔

(۹) وہ پرماتما ہمہ داں عالم الغیب مخزن علوم اور گنجینہ نور ہے۔ اس کی اگیا سے وید اتپن ہوئے۔ اس میں پرماتما نے زمین وغیرہ کرات اور ان کی پیدائش کو ظاہر اور نیار کیا۔

دوسرا کھنڈ

(۱) اس کھنڈ میں یگ ہوم کا طریق بتلایا جاتا ہے۔ جب آگ اس طرح جلنے لگے کہ ہوم کی سامگری گھی وغیرہ کے اجزا کو سورج کی شعاع یا ہوا میں پہونچا دے۔ تو دو آہوتیوں (اجیہ بھاگ جن کا نام ہے) کے بعد اعتقاد کے ساتھ باقاعدہ ہوم کرے۔

(۲) اے طالبان راستی بید کی حقیقت کے جاننے والے رشیوں نے یہ کہا ہے کہ اس دنیا میں جو اوصاف ثلاثہ تم۔ رج اور ستوگن کا مجموعہ ہے افعال کی بہت سی اقسام ہیں۔ اسکو وید دکت ریتی کے اعتقاد کے ساتھ عمل لاؤ تاکہ صفائی قلب حاصل ہو کر تم ایشر کی معرفت کے قابل ہو جاؤ۔

(۳) اماوسی۔ پورنماسی۔ بارش اور سرد رتوں میں جسطرح یگ کا طریق بتایا گیا ہے اس کو اسے کرنا کی شدھی یعنی صفائی قلب حاصل نہ ہوگی۔ اور نتائج یگ سے محروم رہے گا۔

(۵) جو مشتعل آگ ان سات وصفوں سے موصوف ہو اُس میں ہوم کرنا چاہیئے کالا رنگ ہو۔ باہیبت۔ جلد اٹھنے والی۔ لال رنگ والی دھوئیں کی شکل والی جس سے چنگاری نکلتی ہوں۔ جس میں سیاہی وغیرہ سب رنگ معلوم ہوں۔
مطلب یہ ہے کہ افسردہ آگ میں ہوم نہ کرے۔ خوب سلگتی ہوئی اور شعلہ زن میں کرے۔

(۶) جو نکام کرنے والا اس قسم کی مشتعل آگ میں آہوتیاں دیتا ہے۔ اس کی آہوتیاں سورج کی کرنوں میں پہونچکر ہوم کرنا کی انتہ کرن کی شدھی اُس درجہ تک کرتی ہیں کہ وہ صاف دل ہوکر مالکِ حقیقی کے شناخت کی قابل ہو جاتا ہے۔

(۷) یہ آہوتیاں یگ کرنا کو بعد از مرگ پرمیشور کے درشن اور مکتی کی قابل بناتی ہیں۔ اور گویا باجان جسم کی مانند یجمان سے مخاطب ہوتی ہیں کہ آپ آئیں اور دہر نجات پائیں اور دنیوی آفات سے رہا ہوں۔

(۸) ان یگوں سے حواس عشرہ جسم اور انفاسِ خمسہ دل اور روح کو کمال راحت ہوتی ہے۔ نادان لوگ اس کو دنیوی آرام کا باعث خیال کرتے ہیں اور مرگ اور پیدائش کے جال میں مبتلا رہتے ہیں۔

(۹) لذات دنیوی میں مبتلا نادان جسم فانی کو باقی سمجھتے ہیں اور اس سے نیکوکار صاحب ہمت خیال کر رات دن لذائذ اور امور لیم میں گرفتار رہیں۔ اور گمان کرتے ہیں کہ ہم کو لوگ دانا کہتے ہیں۔ فی الواقع ہم دانا ہیں۔ ایسے آدمی مصائب میں مبتلا ہو۔ اس شخص کے مانند ہیں۔ جسکا رہبر نابینا ہو۔ اس کی نجات کبھی نہیں ہوتی۔ یہ بار بار جنم مرن کے بس میں رہتے ہیں۔

(۱۰) ایسے لوگوں کی جہالت روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ زن فرزند مال متاع کی خواہاں ہوکر ان ہی میں مستغرق رہتے ہیں اور کتب صداقت کے سننے اور پڑھنے سے محروم ہوکر اصلی مطلب سے دور رہتے ہیں۔

(۱۱) یہ لوگ یگ وغیرہ شرتی دسمرتی کے کسی بڑے افعال کو کرنے میں ہیں انکا پھل اکرام دینا جانتے ہیں۔ پس اس خیال سے وہ طبقات زیرین کو پہونچتے ہیں۔

(۱۲) جن مہاتماؤں کو جمیعت خاطر حاصل ہوگئی ہے وہ لذائذ دنیا کو ترک تنہائی اختیار

کرتے اور بقدر رسد رہق گدائی سے شکم پری کر بادا سی میں رہے اور افعال حسنہ کرتے ہیں۔ وہ مطمئن ہو کر ہر جگہ ذاتِ باری کو دیکھتے ہیں۔ اور مرتے وقت اُن کا پران تنہائی میں رہنے والی ناڑی سے نکلتا ہے وے موکش پد کو پراپت ہوتے ہیں۔

(۱۳) نجات کے طالب کو جنے زن فرزند مال و دولت کو ترک کر دیا ہے مناسب کہ عارف کامل مرشد کے پاس جاوے۔

(۱۴) مرشد کو مناسب ہے کہ اس قسم کے طالب علم کو علم الٰہی سے جسطرح آپ بہرہ یاب ہے بہرہ ور بنائیے۔

تیسرا کھنڈ

(۱) اے طالب جسطرح آگ مشتعل سے چنگارے نکلتے ہیں اسطرح پرکرتی سے یہ سارا جہان پیدا ہوتا ہے۔ اور اسی میں ہی آخر محو ہو جاتا ہے۔

(۲) پرماتما پرکرتی سے زیادہ لطیف ہے بے تعلق ہے۔ پاک ہے۔ اسکے من نہیں پھر بھی سب کچھ جانتا ہے کوئی حس جسم اسکو دریافت نہیں کر سکتا۔ اسکا کبھی جنم نہیں ہوتا وہ تمام اشیا کے اندر اور باہر ہے۔ وہ انفاس سے بری ہے۔

(۳) اسی پرماتما کی اگیا سے اربعہ عناصر اور انفاس قلوب اور حواس عشرہ ظاہر ہوتے ہیں

(۴) اس جسم کل براٹ روپ سنسار میں پرماتما بیاپک ہے اس جسم کے اگنی اور دو آنکھیں سورج اور چاند اور اطراف کان ہیں وید کلام ہے۔ ہوا پران اور تمام مخلوقات دل اور زمین پاؤں ہیں۔

(۵) محیط کل پرماتما کے حکم سے کرہ آتش حرارت عزیزی۔ سورج۔ چاند۔ بادل۔ زمین نباتات پیدا ہوئے۔ نباتات اور اناج کو انسان کھا کر طاقت پاتا ہے۔ اس طاقت سے منی پیدا ہوتی ہے اور اس سے بازدواج اولاد۔

(۶) رگ یجر سام اور یجر بید اور اشرم بیر یجر وغیرہ کے نشان اور رنگ کے طرق راہنمان یگ کرنیوالا اور وہ عالم جہاں یگ کرتا پہونچتا ہے۔ سب اسکی ہی اگیا سے عالم وجود میں آسکے۔

(۷) انسان کی اقسام ثلاثہ یعنی دیو۔ پتری۔ منش۔ انفاس اور ریاضت۔ طاقت۔ راستی۔ تجرید اور افعال کی ترکیب سب ذاتِ الٰہی کے حکم سے ظاہر ہوئیں۔
(۸) سات آنکھوں اور کانوں اور ناک اور منہ کے سوراخ اور اُن کی طاقتیں اور محسوسات جو ہر جسمِ انسانی میں پائے جاتے ہیں۔ اس قادرِ مطلق کے حکم سے ہیں۔
(۹) سمندر پہاڑ۔ ندیاں۔ اناج اور اناج کا اثر جس سے روح جسم میں قایم ہے اس کے ہی فرمان سے موجود ہوئے۔
(۱۰) اے نیک بخت شاگرد شونک جو آدمی اس ذات باری کو جسکی صفات اوپر مذکور ہوئیں جانتا ہے وہ جہالت کی قید سے رہا ہوکر آنند بھوگتا ہے۔

چوتھا کھنڈ

(۱) پرماتما گیانی لوگوں کے دلوں میں عیاں ہے اور اگیانی دنیا کے طالب اسکو نہیں پاسکتے ہر چند کہ انکی عقل دنیاوی کسی بھی تیز ہو۔
(۲) اے شونک نیک خصلت ذاتِ الٰہی نہایت ہی لطیف تمام کرات منور و تاریک اجرام سماوی و اجسام ارضی اس کے سہارے ہیں اس عظیم الشان وجود میں دل لگاؤ۔
(۳) اے پیارے شونک جس لفظ کا برہمہ بدیا کی کتابوں میں مفصل بیان ہے اسکو کمان بناؤ اور عقل سلیم کو بان اور برہمہ کو نشانہ قرار دو۔ اُس نشانہ پر اس بان کو لگاؤ۔ مراد یہ ہے کہ سب طرف سے دلکو روک کر اس کا دھیان کرو۔
(۴) وہ شبد اوم ہے اسکو کمان بناؤ اور روح یا جیو آتما بان اس اوم شبد کو بار بار دھیان دو اور پرماتما میں محو ہو جاؤ۔
(۵) آسمان اور زمین خلا حواس دل تمام مخلوقات اسکی ذات سے ایسا تعلق رکھتے ہیں جیسے دھاگے میں دانے اس سنسار سمندر سے پار ہونیکے لئے اسکی شناخت کرو اور لذائذ دنیا کا ذکر مت کرو۔
(۶) جیسے رتھ کے پہیے میں ادھر اُدھر سے لکڑی جوڑی جاتی ہے ویسے ہی ناہی چکر میں ناڑیاں جمع ہیں اس جگہ پرماتما کا نور موجود ہے۔ آپ لوگوں کو مناسب ہے اوم شبد کے ذریعہ سے اُسکا دھیان کرو اگر اس مصائب بحر دنیا سے رہا ہونا چاہتے ہو۔

(۷) اول اپنے دلکو صاف بناؤ۔ پھر پرماتما کا دھیان کرو۔ جیسے تاریک شیشے میں
عکس نہیں دکھائی دیتا۔ ایسے ہی تیرہ دل سے شناخت اسکی نہیں ہوتی۔
(۸) جب معرفت الٰہی حاصل ہو جاتی ہے۔ تمام آرزوئیں فنا ہو جاتی ہیں اور سب
اوہام رفع ہو کر شناخت چست ہو جاتا ہے۔
(۹) جن لوگوں کی طبیعت خواہشات کی کدورات سے صاف ہو گئی ہے اور ہر وقت
یاد الٰہی میں توجہ کرتے ہیں وہی ذات باری کو جو تمام انوار کا مخزن ہے۔ جانتے ہیں
لذائذ کے خواہندہ کبھی اس لذت کو نہیں پا سکتے۔
(۱۰) سورج سیارے اور ستارے سب اسی کی روشنی سے روشن ہے۔ اس آتش
ارضی کا تو کیا ذکر۔
(۱۱) گیان ہونے پر سب طرف برہم ہی برہم نظر آتا ہے۔ کیونکہ عارف اس کے سوا
کسی اور طرف دھیان نہیں کرتا۔

پانچواں کھنڈ

(۱) اس جسم کے درخت پر دو طائر جیو آتما اور پرماتما رہتے ہیں جیو آتما پھل کو کھاتا ہے
دوسرا طائر یعنی پرماتما جیو آتما کے نیک و بد افعال کو دیکھتا ہے اور انکا پھل رنج و
راحت اس کو دیتا ہے۔
(۲) جیو آتما اس درخت جسم پر بیشمار قیود میں بندھا ہوا مصائب کے جال سے رہا ہونے کی طاقت
نہ رکھتا ہو۔ جب پرماتما کو جو گیانیوں کا معبود ہے دیکھتا ہے اور اسکی شکتیوں پر نظر
ڈالتا ہے تو تکلیف سے رہا ہو کر راحت پاتا ہے۔
(۳) عارف اسوقت دیدہ دل سے اس عظیم الشان ذات کو پہچان کر تمام آرزوں
سے بری ہو۔ اس سے بلحاظ آزادی مساوات پیدا کرتا ہے۔
(۴) عارف خالق موجودات کو شناخت کر کم گو ہو جاتا ہے۔ کاروبار دنیوی کو لہو و لعب
سمجھتا ہے مگر نیک کرموں کو کرتا رہتا ہے۔ معرفت کا یہ آخر درجہ ہے۔
(۵) جس ذات الٰہی کو اصحاب کشف دیدہ دل سے دیکھتے ہیں۔ اس کو طالب نکات ریاضت
راستی اور تجرید سے حاصل کر سکتے ہیں۔ الغرض وہ معبود حقیقی خوش اعمالی سے ہی مل سکتا ہے

(۶) راستی ہمیشہ ظفریاب ہے دروغ کی فروغ ہے اُس ذات بابرکات باری کو جو سراسر صداقت اور راستی ہے راست طریق عرفانے دریافت کیا اور یہی طریق قدیم ہے۔
(۷) وہ ذات اندیشہ اور فکر سے باہر ہے نہایت ہی پاکیزہ ہے اور بہت ہی دور حواس سے پرے اور دُسے قریب خلا سے زیادہ بسیط ہے مگر مراقبہ سے عارف اپنے دل میں اسکو دیکھتا ہے؛
(۸) راگ دویش کو ترک کرنے والے لوگ اسکی دریافت کی طاقت پیدا کرنے میں اور نہیں حواس سے ہمیشہ محسوس نہیں ہوتا کیونکہ آزاد و جسم جسمانیات سے پاک ہے۔
(۹) پرانایام سے اندرمان اور من کدورات سے صاف ہوتا ہے اسلئے صفائی قلب کے لئے پرانایام عمدہ ریاضت ہے اسی عمل کے ذریعہ اصحاب تجربہ آتما کو جو بہت ہی لطیف ہے پہچانیں۔
(۱۰) صفائی قلب سے یہ طاقت پیدا ہوتی ہے کہ صاحب دل کرۂ آفتاب وغیرہ میں حسب منشا فایز ہوتا ہے اور جس قسم کا انند بھوگنا چاہے بھوگ سکتا ہے۔

چھٹا کھنڈ

(۱) ترک خواہش سے مکتی کی ہدایت ہوتی ہے اسواسطے اسکو ترک کرو۔ اس سے نور کامل محیط کل عرشانہ حاصل ہوتا ہے۔
(۲) طالب نجات بڑے بڑے سادھن اور ریاضات شاقہ بھی عمل میں لائے مگر اُس کی خواہش رفع نہو۔ تو وہ نجات کی قابل نہیں ہوتے اسواسطے ترک خواہش کی سعی کرنی چاہئے۔
(۳) تعلیم او تعلیم او ربید شاستر سماعت کرنے سے ایشر ہدایتی نہیں ہوتی واصل بحق وہی شخص ہوتا ہے۔ جو حسب فرمان شاستر عامل ہوکر تمام کار بار دنیوی کو تیاگ اُس کی ذات کا ہی دھیان کرتا ہے۔ اور نور الہٰی بھی اسی پر وارد ہوتا ہے دلمیں۔
(۴) کمزور۔ غافل۔ ریاکار مرتاض کو برہمہ ہدایت نہیں ہوتا متقی عامل اس کے وصال سے محفوظ ہو سکتا ہے۔
(۵) رشی یا عارف جو وید مقدس کی ماہیت سے پورے واقف ہیں آتم گیان

سے ایسے شادمان اور مسرور رہتے ہیں کہ لذائذ دنیوی کیطرف مطلق دھیان نہیں دیتے اور محیط کل پرماتما سے واصل ہو تمام قیود سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

(۶) جن مہاتماؤں نے رج۔ تم گنوں کو تیاگ کر ستوگن کی برتی اختیار کی ہے اور بیدانت شاستر کے مطالعہ سے برحق ذات کو شناخت کرلیا ہے وہ نجات کے درجہ کو حاصل کر تمام کرات ارضی اور سماوی میں حسب منشاء سیر کرتے ہیں۔

(۷) حالت نجات میں تمام افعال اور اس کے اثر زائل ہو جاتے ہیں۔ اور صاحب نجات ذات باری میں فنا یا محو ہو جاتا ہے۔

(۸) دریا سمندر میں ملکر نام اور شکل کے اعتبار سے فنا ہو جاتے ہیں ایسے ہی نجات یافتہ ذات الہٰی میں شامل ہو جاتا ہے اور اس کا نام اور روپ جاتا رہتا ہے۔

(۹) اس لایزال بے انتہا کو کوئی بھی صاحب نجات کما حقہ جانتا ہے جو جانتا ہے وہ نجات پاتا اور اس کی اولاد دانشمند ہوتی ہے۔

(۱۰) عارف کو مناسب ہے کہ علم عرفاں کی تعلیم قابل اور ادہکاری طالب کو دے

(۱۱) انگرا رشی فرماتے ہیں کہ نا قابل کو کبھی اُپدیش نہیں کرنا چاہئیے یہ اُن کا فرمانا درست ہے رشی اور عارفوں کو ہم متواتر نمسکار اور تسلیم کرتے ہیں۔

تمام شد

چوں پراش رسائن

یہ وہی معجون ہی کہ جسکی شہرت تمام دنیا میں آجتک ہو رہی ہی بہت بوڑھے
بہت دبلے اور بہت کمزور بیمار کو چوں رشی کو سورگ کے باشندے حکیم
اشونی کماروں نے کوئی عجائب دوا کہلا کر بہت موٹا تازہ اور جوان عورتوں
کے مددور کرنیکی لائق کیا شہر یمان چوبن رشی نے بھی اسکی بل سے اوپر
لکھی ویدوں کو دیوتاؤنکی جماعت میں بہاگ لگویا اور یہ وہی اشدہ ہی
کہ جسکا فائدہ چرک وغیرہ رشی کمر باندہ کر بڑی زور شور سے لکھہ رہی ہیں واقعی
یہ دوا آزمانے سی بینظیر دیکھی گئی ہی منی کی کمی اور رقاقت منی و نامردی
جریان آتشک سوزاک اور اندریوں کی ورمل یا عقل کا فتور بہوک
کی کمی وغیرہ بیماریوں سے بچاکر پوری پوری تندرستی بخشنے والی ایک
ہی یہ دوا ہے جو آپ اپنا نظیر ہی یہ معجون اوپر لکھی ہوئی بیماریوں کے
علاوہ پھیپھڑے و جگر کی خرابی و سینہ کے اندرونی زخموں کو دور
کرنے اور دل کو طاقتور بنانے میں بینظیر ہے مصفی خون ہے یہ دوا
تندرست و مریض آدمی کو یکساں فائدہ دیتی ہی قیمت فی سیر ۴ روپے

المشتہر

پنڈت رشی کیش شرما انبالہ شہر بازار خراسیان